# قرآنی علم و فہم کا درجہ حکمت

(قسط ۵)

مولانا محمد تقی امینی

"احسن تقویم" میں نورِ فطری و ذوقِ طبعی کے خواص سے جو معنوی صورت (نیچرل کانسٹی ٹیوشن) ترکیب پائی ہے اس کا نام شاکلہ اور جبلّت ہے۔ قرآن حکیم میں دونوں کا تذکرہ "معنوی صورت" ہی کے مفہوم میں ہے چنانچہ

| | |
|---|---|
| قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ[1] | ہر ایک اپنی "شاکلہ" پر کام کرتا ہے |

لفظ "شاکلہ" شاکل کی مؤنث ہے جس کے لغوی معنی مثل، نظیر، مشابہت، مسلک، مذہب طریقہ وغیرہ ہیں۔[2]

عربی محاورہ ہے

| | |
|---|---|
| لست علی شکلی ولا علی شاکلتی | تو میرے مسلک اور میرے طریقہ پر نہیں ہے |
| فیہ شبہ وشاکل من ابیہ | اس میں اپنے باپ سے مشابہت ہے۔ |
| ھذا علی شاکلۃ ابیہ ای شبہہ | یہ اپنے باپ کے مشابہ ہے۔ |

قرآن حکیم کی اصطلاح میں "شاکلہ" اس پیدائشی بناوٹ یا معنوی صورت کو کہتے ہیں جو نورِ فطری اور ذوق طبعی کے خواص سے ترکیب پاتی ہے اور سعادت وشقاوت دونوں قوتوں کی حامل ہوتی ہے۔ راغبؒ اصفہانی کہتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| علی شاکلتہ ای سجیتہ | اپنی شاکلہ پر یعنی اس بناوٹ پر جس |
| التی قیدتہ وذلک ان | کا تو نے اس کو مقید کیا۔ کیونکہ |
| سلطان السجیۃ علی الانسان | انسان پر بناوٹ کی حکومت |

---

[1] بنی اسرائیل آیت ۸۴

[2] محمد مرتضیٰ زبیدی، تاج العروس و دیگر کتب لغت

© rasailojaraid.com

| | |
|---|---|
| قاهر[1] | غالب ہے۔ |

"سجیۃ" کے معنی خلقت، طبیعت اور ملکہ ہیں

| | |
|---|---|
| هی الملکة الراسخة فی النفس التی لایقبل الزوال بسهولة[2] | "سجیۃ" نفس میں ایک مضبوط ملکہ ہے جو آسانی سے زوال قبول نہیں کرتا ہے۔ |

روح المعانی میں سید محمود آلوسیؒ بغدادی نے بھی "شاکلہ" کے یہی معنی بیان کئے ہیں۔[3] قاضی بیضاوی کہتے ہیں:

| | |
|---|---|
| کل واحد یعمل علی طریقته التی تشاکل جوهر روحه واحواله التابعة لمزاج بدنه[4] | ہر شخص اس طریقہ پہ عمل کرتا ہے جو جوہر روح اور مزاج بدن کی حالتوں سے مشابہت رکھتا ہے۔ |

شاہ ولی اللہؒ کہتے ہیں:

| | |
|---|---|
| علی شاکلته ای طریقته التی جبل علیه[5] | اپنے اس طریقہ پہ عمل کرتا ہے جس پہ اس کی جبلّت کی گئی ہے۔ |

"شاکلہ" کے اور بھی معنی بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً

(۱) وہ طریقہ اور مسلک جو ہدایت و ضلالت میں اس کی حالت کے مشابہ ہے۔[6]

(۲) وہ عادتیں جن پہ انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔[7]

(۳) وہ طریقہ اور روش جس پہ انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔[8]

یہ سب معنی شاکلہ کے اصطلاحی مفہوم سے لئے گئے ہیں جو اس کے خلاف نہیں ہیں۔

جبلّت کا ذکر اس آیت میں ہے۔

---

[1] راغب اصفہانی المفردات فی غرائب القرآن [2] زبیدی۔ تاج العروس فصل السین

[3] محمود آلوسی بغدادی روح المعانی بنی اسرائیل آیت ۸۴ [4] قاضی ناصر الدین بیضاوی تفسیر بیضاوی بنی اسرائیل آیت ۸۴ [5] ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ باب اختلاف الناس فی جبلتهم المستوجبة۔

[6] محمد طاہر پٹنی مجمع البحار و قاضی بیضاوی، تفسیر بیضاوی بنی اسرائیل آیت ۸۴۔ [7] احکام القرآن

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

وَاتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَ الْجِبِلَّۃَ الْاَوَّلِیْنَ [1] — ڈرو تم اس سے جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق کی جبلت کو پیدا کیا۔

جبلت کے لغوی معنی خلقت، طبیعت، اصل اور اس حالت کے ہیں کہ جس پر بنایا گیا ہے [2] مفہوم کے لحاظ سے جبلت اور شاکلہ دونوں ایک ہی ہیں

ای المجبولین علی احوالھم التی بنوا علیھا و سبلھم التی قیضوا لسلوکھا المشار الیھا بقولہ تعالیٰ "قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ" [3] — وہ جن کی پیدائش ان احوال پر ہوئی جن پر وہ بنائے گئے اور ان راستوں پر ہوئی جن پر چلنا مقرر کیا گیا اللہ کے قول "قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ" میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

تاج العروس زبیدی کی بھی یہی عبارت ہے [4] اور روح المعانی (محمود آلوسی) میں یہی مفہوم بیان کیا گیا ہے [5]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں یہی مراد ہے۔

اللّٰھم انی اسئلك من خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بك من شرھا وشر ما جبلتھا علیہ [6] — اے اللہ میں آپ سے اس عورت کی بھلائی اور ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جن کو آپ نے اس کی بناوٹ میں رکھا اور پناہ مانگتا ہوں اس عورت کے شر اور ان چیزوں کے شر سے جن کو آپ نے ان کی بناوٹ میں رکھا۔

---

(تسلسل) للجصاص، ج۔۲۔ بنی اسرائیل آیت ۸۴ [5] ابوحیان اندلسی البحر المحیط بنی اسرائیل آیت ۸۴۔

[1] سورۂ شعراء آیت ۸۴ [2] ابن منظور لسان العرب سعید الخوری الشرتونی اجنانی اقرب الموارد [3] راغب اصفہانی المفردات فی غریب القرآن [4] زبیدی تاج العروس فصل الجیم مع اللام۔ [5] محمود آلوسی روح المعانی سورۂ شعراء آیت ۱۸۴ [6] ابوداؤد کتاب النکاح باب جامع النکاح

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

موقع کے لحاظ سے مذکورہ آیت میں جبلّت کے دوسرے معنی بھی بیان کیئے گئے ہیں۔ مثلاً عدد کثیر، جماعت کثیرہ دس ہزار کی جماعت۔ اگلی مخلوق وغیرہ[۱] لیکن اصل مفہوم خلقت، طبیعت، بناوٹ کا لحاظ سب میں پایا جاتا ہے۔

اس تشریح سے ظاہر ہے کہ مفہوم کے لحاظ سے شاکلہ اور جبلّت دونوں ایک ہیں اور دونوں کا مفہوم انسان کی وہ پیدائشی بناوٹ یا معنوی صورت (نیچرل کانسٹی ٹیوشن) ہے جو نورِ فطری اور ذوقِ طبعی کے خواص سے ترکیب پاتی اور سعادت وشقاوت دونوں قوتوں کی حامل ہوتی ہے۔

یہی انسانی جبلّت ہے جو پیدائش عمل کی قوتِ محرّکہ بنتی ہے اور جس میں انسانی خصوصیات ابتداء ہی سے موجود ہوتی ہیں۔ اس سے یہ نظریہ غلط ہو جاتا ہے کہ انسان میں پیدائش عمل کی قوتِ محرّکہ حیوانی جبلّت ہے جس میں انسانی خصوصیات حیوانیت سے ارتقاء کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئی ہیں جیسا کہ اس کی تردید زندگی کے ابتدائی خطاب اور ہابیل و قابیل، آدمؑ کے دو بیٹوں کی سرگذشت سے اوپر ہو چکی ہے اور خطاب و سرگذشت سے بھی پہلے خلافتِ آدم کے واقعہ سے مزید تردید ہوتی ہے۔ چنانچہ خلافت کے لئے آدمؑ کا انتخاب، علم کے ذریعہ مقابلہ کے امتحان میں کامیابی، نتیجہ میں فرشتہ جیسی مخلوق کا عجز و اعتراف، آدمؑ کو مسجودِ ملائک بنانا، شیطان کو راندۂ درگاہ کرنا، آدمؑ و حوّاء کو ٹریننگ کے لئے جنّت میں رکھنا، درخت کے قریب جانے سے روکنا۔ خلاف ورزی کی صورت میں فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ[۲] (ظالموں میں سے ہو جاؤ گے) کی وعید سنانا۔ توبہ کی طرف متوجہ ہونا، دعا و استغفار کے کلمات سیکھنا، توبہ قبول ہونا اور جنت سے روانگی کے وقت ان باتوں سے آگاہ کرنا،

(۱) انسان سے شیطان کی دشمنی جاری رہے گی۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ[۳] (تم انسان و شیطان ایک دوسرے کے دشمن ہو گے)

---

[۱] ابن جریر طبری جامع البیان فی تفسیر القرآن سورۂ شعراء آیت ۸۴ و محمود آلوسی، روح المعانی سورہ شعراء آیت ۸۴ [۲] بقرہ آیت ۳۵ [۳] بقرہ آیت ۳۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) دنیا میں ایک مدت معیّنہ تک رہنا ہے (ہمیشہ نہیں رہنا)
(۳) اس مدّت میں وہاں کی چیزوں سے فائدہ اٹھانا ہے (بیکار نہیں رہنا ہے)

| | |
|---|---|
| وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ | تمہارے لئے ایک مدت معینہ تک زمین |
| مَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ [1] | میں رہنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔ |

یہ سب انتظام واہتمام ان خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں جو ابتداء ہی سے انسان میں موجود تھیں، کسی ارتقاء کے نتیجہ کی محتاج نہ تھیں۔

اسی طرح جنت سے روانگی کے پہلے ہی مرحلہ میں ہدایت وضلالت، کہ ہمارے یہاں سے رشد (وحی) بھیجتے رہنے کا وعدہ اور روشنی کی قدر شناسی وناقدری پر اچھے برے نتائج سے آگاہی بجائے خود اس بات پر دلالت کے لئے کافی ہیں کہ سعادت وشقاوت کی دونوں قوتیں پیدائشی بناوٹ ہی میں پیوستہ ہیں بعد کے کسی ارتقاء کا نتیجہ نہیں ہیں۔ چنانچہ

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ............ الخ

"ہم نے کہا تم سب یہاں سے اترو اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ھدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے تو ان کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جو کفر کریں گے اور جھٹلائیں گے میری آیتوں کو وہی دوزخ والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(باقی آئندہ)

---

[1] بقرہ آیت ۳۹

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com